81692 ـ كيا كسى صحابى نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا خون پيا تھا ؟

سوال

كيا يہ صحيح ہے كہ جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے سنگى لگوائى تھى تو ايك صحابى نے خون پى ليا تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" تيرے اندر نبوت سرايت كر گئى ہے " ؟

ايك طالبہ نے خون كے نجس ہونے اور خون پينے كى حرمت كے متعلق حديث بيان كى ہے.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

دم مسفوع (بہنے والا خون) حرام اور نجس اشياء ميں سے ہے، اس كے متعلق كتاب و سنت اور اجماع سے دلائل ملتے ہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

كہہ ديجيے ميرى طرف جو احكام وحى كيے گئے ہيں ميں تو اس ميں كسى بھى كھانے والے پر كوئى چيز حرام نہيں پاتا جو اسے كھائے، مگر يہ كہ وہ مردار ہو يا بہتا ہوا خون، يا خنزير كا گوشت، كيونكہ وہ بالكل ناپاك اور نجس ہے، يا وہ فسق ہے جسے غير اللہ كے ليے نامزد كيا گيا ہو، پھر وہ شخص جو مجبور ہو جائے بشرطيكہ نہ تو وہ طالب لذت ہو اور نہ ہى حد سے تجاوز كرنے والا ہو تو واقعى آپ كا رب بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الانعام (145).

امام طبرى رحمہ اللہ تعالى " جامع البيان " ميں رقمطراز ہيں:

الرجس: نجس اور بدبودار كو كہتے ہيں. انتہى

ديكھيں: جامع البيان (8 / 53).

سنت نبويہ كى دليل ميں ايك دليل درج ذيل حديث ہے:

اسماء بنت ابو بكر رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ: ايك عورت نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے پاس آئى اور

کہنے لگی ہم عورتوں میں سے کسی ایک کے لباس کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ کیا کرے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اسے کھرچ کر پانی کے ساتھ مل کر دھو لے اور پھر اس میں نماز ادا کر لے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (227) صحیح مسلم حدیث نمبر(291).

امام بخاری رحمہ اللہ اس حدیث پر باب باندھتے ہوئے کہتے ہیں: خون دھونے کے متعلقہ باب، اور امام نووی رحمہ اللہ نے اس پر باب کچھ اسطرح باندھا ہے: خون کے نجس ہونے اور اسے دھونے کی کیفیت کے متعلق باب.

اجماع کی دلیل:

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

" مسلمانوں کے اجماع کے مطابق خون نجس اور ناپاك ہے " انتہی.

امام قرطبی نے بھی اسے اپنی تفسیر میں اور بدایۃ المجتھد میں ابن رشد نے بھی ذکر کیا ہے.

دیکھیں: تفسیر قرطبی (2 / 210) بدایۃ المجتھد (1 / 79).

دوم:

بعض احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ کچھ صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پیا تھا، اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس پر کچھ نہیں کہا، اور بعض احادیث میں یہ ذکر ملتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے اس فعل کا انکار کرتے ہوئے ایسا نہ کرنے کا کہا تھا، لیکن جو الفاظ سوال میں بیان کیے گئے ہیں " تیرے اندر نبوت سرایت کر گئی ہے " مجھے تو کسی بھی روایت میں نہیں ملے.

ذیل میں ہم یہ احادیث اور ان کا حکم بیان کرتے ہیں:

1 ـ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنگی لگائی جا رہی تھی، جب وہ سنگی لگوانے سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

جاؤ جا کر اس خون کو بہا دو تا کہ اسے کوئی بھی نہ دیکھ سکے، جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دور ہوئے تو انہوں نے خون پی لیا، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عبد اللہ تو نے کیا کیا ؟

وہ کہنے لگے: میں اسے اس جگہ چھپایا ہے جس کے متعلق میرا خیال ہے کہ وہاں سے لوگ دیکھ ہی نہیں سکتے.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لگتا ہے تم خون پی گئے ہو.

وہ کہنے لگے: جی ہاں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے خون کیوں پیا ؟! تیری طرف سے لوگوں کوویل اور ہلاکت اور لوگوں کی طرف سے تیرے لیے ہلاکت اور ویل ہے "

اسے ابن عاصم نے الاحاد والمثانی (1 / 414) اور مسند بزار (6 / 169) مستد رك حاكم (3 / 638) اور البیھقی نے سنن الکبری (7 / 67) میں لیکن بیہقی کے الفاظ یہ ہیں:

" اس سے جو تیری امت تجھ سے پائےگی "

اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق (28 / 163) میں سب نے ہی ھنید بن القاسم نے عامر بن عبد اللہ بن الزبیر عن ابیہ سے روایت کیا ہے.

ھنید بن قاسم کا ترجمہ تاریخ کبیر (8 / 249) اور الجرح والتعدیل (9 / 121) مذکور ہے جس میں نہ تو کوئی جرح کی گئی اور نہ ہی تعدیل بیان ہوئی ہے، اور ابن حبان نے الثقات (5 / 515) میں ذکر کیا ہے، اور اس سے موسی بن اسماعیل کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کی.

تو اس طرح کا راوی مجہول لوگوں میں شمار کیا جاتا ہے، لیکن اگر اس کی متابعت ہو یا کوئی اس کا شاہد مل جائے تو اسے تقویت مل جائیگی بعض اہل علم سے اس کی توثیق اور حدیث قبول کرنے کا ذکر بھی ملتا ہے.

حافظ ابن حجر نے " التلخیص الحبیر " میں کہا ہے:

" اور اس کی سند میں ھنید بن قاسم ہے جو لاباس بہ ہے، لیکن علم میں وہ مشہور نہیں ہے " انتہی.

دیکھیں: التلخیص الحبیر (1 / 30).

اور امام ذہبی رحمہ اللہ " سیر اعلام النبلاء " لکھتے ہیں:

" ھنید بن قاسم کے متعلق مجھے کسی جرح کا علم نہیں " انتہی.

دیکھیں: سیر اعلام النبلاء (3 / 366).

اس حدیث کے اور بھی کئی ایك طریق ہیں، جسے دار قطنی (1 / 228) اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق (28 / 162)

میں درج ذیل طریق سے روایت کیا ہے:

محمد بن حمید ثنا علی بن مجاھد ثنا رباح النوبی ابو محمد مولی آل الزبیر عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا:

اسماء رضی اللہ تعالی عنہا نے حجاج کے سامنے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پینے والا قصہ بیان کیا اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے: آگ نہیں چھوئےگی "

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی " التلخیص الحبیر میں کہتے ہیں:

" اوراس میں علی بن مجاھد ہے جو کہ ضعیف ہے " انتہی.

دیکھیں: التلخیص الحبیر (1 / 31).

اور یہ علی بن مجاھد کابلی ہے، اسے یحي بن ضریس اور یحي بن معین نے جھوٹا کہا ہے، جیسا کہ میزان الاعتدال میں مذکور ہے.

اور تقریب التھذیب میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اس کے متعلق کہتے ہیں:

متروک من التاسعۃ، یہ متروک ہے اور نویں درجہ سے ہے، اور امام احمد رحمہ اللہ کے شیوخ میں اس سے زیادہ ضعیف شخص کوئی اور نہیں ہے "

اور اس روایت میں رباح النوبی بھی ہے جس کے متعلق حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

بعض نے اسے لین کہا ہے اور یہ علم ہی نہیں یہ شخص کون ہے "

دیکھیں: لسان المیزان (2 / 443).

اور عظیم آبادی نے بھی المغنی کی تعلیق میں یہی دونوں علتیں بیان کرتے ہوئے کہا ہے:

قولہ: علی بن مجاھد حدثنا رباح النوبی، یہ دونوں ضعیف ہیں اور قابل حجت نہیں .

دیکھیں: التعلیق المغنی (1 / 425).

اور طریق میں محمد بن حمید الرازی بھی ضعیف راوی ہے جیسا کہ تقریب التھذیب وغیرہ میں ہے.

جیسا کہ اسے جزء الغطریق میں روایت کیا گیا ہے ۔ اسی طرح ابن حجر نے الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ (4 / 93) اور

التلخیص الحبیر (1 / 32) میں کہا ہے، اور اسی طریق سے ابن عساکر نے تاریخ دمشق (28 / 162) میں روایت کیا ہے.

عن ابی خلیفة الفضل بن الحباب نا عبد الرحمن بن المبارك نا سعد ابو عاصم مولی سلیمان بن علی عن کیسان مولی عبد الله بن الزبیر قال اخبرنی سلمان الفارسی:

اور انہوں نے یہ قصہ بیان کیا اوراس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ کو " لاتمسك النار الا قسم الیمین " کے الفاظ بھی ہیں.

تو ان مجموعی روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ تعالی عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پینے والے واقعہ کی کچھ نہ کچھ تو اصل ہے.

واللہ تعالی اعلم.

2 ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام سفینة:

عن بریہ بن عمر بن سفینة عن ابیہ عن جدہ کی سند سے روایت ہے:

بریہ بن عمر بن سفینہ اپنے باپ اور دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سنگی لگوائی پھر مجھے کہنے لگے: یہ خون لے جاؤ اور جانوروں اور پرندوں سے بچا کر اسے دفنا دو، یا یہ فرمایا کہ لوگوں اور جانوروں سے بچا کر اسے دفنا دو، وہ کہتے ہیں تو میں نے ان سے چھپ کر خون پی لیا، راوی کہتے ہیں: پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے انہیں بتایا کہ میں نے خون پی لیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے "

اسے امام بخاری نے تاریخ الکبیر (4 / 209) اور ابن عدی نے الکامل (2 / 64) اور امام بیہقی نے سنن الکبری (7 / 67) اور طبرانی میں المعجم الکبیر (7 / 81) میں روایت کیا ہے.

ان سب نے ابن ابی فدیك عن بریہ بن عمر بن سفینة عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے ہی روایت کیا ہے، اس کے متعلق ابن کثیر رحمہ اللہ " الفصول فی السیرة " میں کہتے ہیں:

" بریہ جس کا نام ابراہیم ہے کی بنا پر یہ حدیث ضعیف ہے، کیونکہ ابراہیم بہت ہی زیادہ ضعیف راوی ہے " انتہی.

دیکھیں: الفصول فی السیرة (300).

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی السلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ میں لکھتے ہیں:

یہ سند دو علتوں کی بنا پر ضعیف ہے:

پہلی علت:

عمر بن سفینۃ کے متعلق امام ذہبی میزان الاعتدال میں کہتے ہیں: لا یعرف، اسے کوئی پہچانتا ہی نہیں، اور ابو زرعۃ نے اسے صدوق کہا ہے، اور امام بخاری نے کہا ہے اس کی سند مجھول ہے.

اور امام عقیلی نے اسے الضعفاء میں ذکر کیا اور کہا ہے:

حدیث غیر محفوظ و لا یعرف الا بہ"

دیکھیں: الضعفاء للعقیلی (282).

دوسری علت:

اس کا بیٹا بُرَیہ ـ تصغیر کے ساتھ ـ اس کا نام ابراہیم ہے اسے بھی امام عقیلی نے الضعفاء میں ذکر کیا اور کہا ہے: اس کی حدیث پر متابعت نہیں کی جاتی.

دیکھیں: الضعفاء للعقیلی (61).

اور ابن عدی " الکامل (2 / 64) میں لکھتے ہیں:

" میں نے جو ذکر کی ہیں اس کے علاوہ بھی اس کی کچھ احادیث ہیں، مجھے تو اس کے متعلق کلام کرنے والوں کی کوئی کلام نہیں ملی، اور اس کی احادیث کی ثقات پر متابعت نہیں ، مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں"

اور المیزان میں امام ذہبی کہتے ہیں:

اسے دار قطنی نے ضعیف قرار دیا ہے، اور ابن حبان کہتے ہیں: یہ قابل حجت نہیں، اور ان کا یہ بھی کہنا ہے: بُرَیہ اپنے باپ سے منکر احادیث بیان کرنے میں متفرد ہے.

اس حدیث کو عبد الحق الاشبیلی نے " الاحکام " میں ضعیف قرار دیا ہے، اور التلخیص میں حافظ ابن حجر اس پر خاموش رہے ہیں تو انہوں نے اچھا نہیں کیا "

علامہ البانی کی کلام ختم ہوئی.

دیکھیں: السلسلة الاحادیث الضعیفة حدیث نمبر (1074).

3 ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجام سالم ابو ھند:

حافظ ابن حجر کہتے ہیں:

" اسے ابو نعیم نے معرفة الصحابہ میں سالم ابی ھند الحجام سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں:

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنگی لگائی اور جب فارغ ہوا تو اسے پی لیا، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو اسے پی لیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

" سالم تیرے لیے افسوس ہے، کیا تجھے علم نہیں کہ خون حرام ہے آئندہ ایسا نہ کرنا "

اس کی سند میں ابو الحجاف ہے جس کے متعلق جرح کی گئی ہے " انتہی.

دیکھیں: التلخیص الحبیر (1 / 30).

4 ۔ کسی قریشی شخص کا غلام:

نافع ابو ہرمز عطاء سے بیان کرتے ہیں وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک قریشی شخص کے غلام نے سنگی لگائی اور جب سنگی سے فارغ ہوا تو اس نے خون لیا اور دیوار کے پیچھے جا کر دائیں بائیں دیکھا تو اسے کوئی نظر نہ آیا تو اس نے خون پی لیا پھر واپس آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے چہرے کو دیکھا اور فرمانے لگے: تیرے لیے افسوس ہے تو نے خون کا کیا کیا؟

تو میں نے عرض کیا: میں نے اسے دیوار کے پیچھے جا کر غائب کر دیا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: تم نے اسے کہاں غائب کیا ہے ؟

میں نے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کا خون زمین پر بہانا پسند نہیں کیا، اس لیے وہ میرے پیٹ میں ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: جاؤ تم نے اپنے آپ کو جہنم سے محفوظ کر لیا ہے.

ابن حبان نے کتاب المجروحین میں نافع ابی ہرمز کے ترجمہ میں اسے ذکر کیا اور کہا ہے: عطاء نے اس سے موضوع نسخہ روایت کیا ہے، اور اس میں سے یہ حدیث بھی ذکر کی ہے.

دیکھیں: کتاب المجروحین ابن حبان (3 / 59).

5 ـ ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے والد مالك بن سنان رضی اللہ عنہ.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ " التلخیص الحبیر " میں کہتے ہیں:

اس باب میں ایك مرسل حدیث ملتی ہے جسے سعید بن منصور (2 / 221) نے عمر بن سائب کی طریق سے روایت کیا ہے کہ:

جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم زخمی ہوئے تو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کے والد مالك نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زخم چوسا حتی کہ وہ صاف ہو کر سفید ہو گیا، تو انہیں کہا گیا اس کی کلی کر دو تو وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم میں کبھی بھی اس کی کلی نہیں کروں گا، پھر واپس پلٹ کر لڑنے لگے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص کسی جنتی شخص کو دیکھنا چاہتا ہے تو وہ اس شخص کو دیکھ لے، تو یہ شہید ہو گئے " انتہی

دیکھیں: التلخیص الحبیر (1 / 31).

خلاصہ یہ ہے کہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون پینے کے متعلق جو کچھ ملتا ہے اس میں صحیح ترین عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خون نوش کرنا ہے، اور اس کی سند پر بھی کلام کی جا چکی ہے، لیکن اس کے علاوہ کوئی اور روایت صحیح ثابت نہیں.

سوم:

یہاں ایك مسئلہ پیش آتا ہے کہ خون نجس ہونے اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون نوش کرنے کے درمیان موافقت اور تطبیق کیسے ہو گی ؟

علماء کہتے ہیں: یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں شامل ہوتا ہے جس کے حکم میں صرف وہی منفرد ہیں امت شامل نہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات بہت سی ہیں جنہیں علماء کرام نے کئی جلدوں میں جمع کیا ہے مثلا: امام سیوطی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب " الخصائص الکبری " میں، اور بعض علماء کرام نے تو عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ کے قصہ پر اعتماد کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون شریف طاہر اور پاک ہے.

دیکھیں: الشفا (1 / 55) اور المغنی المحتاج (1 / 233) اور تبیین الحقائق (4 / 51) اگرچہ المجموع (1 / 288) میں

جمہور شافعی حضرات سے یہ منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خون بھی باقی سب خون کی طرح نجس ہے.

واللہ اعلم .